



# LGS GROUP OF COLLEGES

A PROJECT OF LAHORE GRAMMAR SCHOOL

Sheet # \_\_\_\_\_

Name: \_\_\_\_\_

Subject: \_\_\_\_\_

Class: 1<sup>st</sup> year (A)

Roll No. \_\_\_\_\_

Test No. Assignment

Date: 19-11-24

A	B	C	D	A	B	C	D	A	B	C	D	A	B	C	D
1				6				11				16			
2				7				12				17			
3				8				13				18			
4				9				14				19			
5				10				15				20			

Marks Obtained

## سوال نمبر 1

### خلاصہ

سبق کا عنوان: اورنگ آباد

جنوری کی ایک شام کو ایک خوش لباس نوجوان ٹیلیو س روڈ سے گزر کر مال روڈ پر پہنچا اور چینگ کرائس کی جانب آگئے۔ آگئے پرٹی پر چلنے لگا۔ نوجوان اپنے لباس اور تراش خراش سے خاموشی میں ابل معلق ہو گیا تھا۔ چلتے ہوئے بال، باریک باریک موبخیں، بادامی رنگ گالوں، سر پر فلتڈ ہیڈ، گلے میں سفید سلاک، کالو بند، ایک ہاتھ کوٹ کی جیب میں دوسرے میں بید کی ایک چھوٹی چھوٹی پکڑے ہوئے جیسے بھی وہ منتر میں آئے تھے گھمانے لگتا تھا۔

یہ سفت کی شام تھی سخت سردی کے باوجود وہ بڑے الجھن اور وقار سے چلتا جا رہا تھا۔ کھٹی ٹانگے والا یا ٹیلسی والا اس کے قریب سے پہنچ کر نہیں جائے گا پوچھتا تو وہ ٹال دیتا۔ چولہے میں وہ مال روڈ کے اردن حصے کی جانب بڑھ رہا تھا۔ کدوئی ٹانگے والا یا ٹیلسی والا اس کے قریب پہنچ کر جائے گا پوچھتا تھا۔

نوجوان کا اپنا اورنگ آباد خاصا پرانا تھا مگر کپڑا محض کاروبار تھا۔ جہاں ہوا اور سلاخیں نہیں تھیں ناں کد بھی نہیں تھی۔



نوجوان نے سیکریٹ ڈالے سے ایک سیکریٹ ہی اور فٹ باٹھویر  
حلنے لگا۔ راستے میں ایک ٹھوٹ سے ایک سٹال پر اس نے تین  
سالہ رکھے لکھیں خریدے ہیں۔ پھر وہ ایک قالین کی دکان  
میں گیا اور ایرانی قالین کی قیمت کا پوچھ کر دکان سے نکل آیا  
وہ ہائے کورٹ کے سامنے سے گزرا پھر اس نے چھڑی انگلی  
پر گھمانے کی کوشش کی لیکن وہ نظام رہا۔ نوجوان کا  
ایک جوڑے نے دل کھینچ لیا۔ وہ جوڑے نے دوقیب سے  
دیکھنے دارا قما ہے ایک اینٹوں سے چھڑی تنواری لاری  
اسے چلتی سوئی میکلوفڈ روڑ کھن طرف نکل گئی۔ لوگ  
اسے سسٹال کے سرگٹ اور اسل حادثے کے دوران  
اس نے چھڑی تھوٹھی تھی۔

## سوال نمبر 2

### مکالمہ

کردار: احمد اور علی

پیس منظر: احمد اور علی کالج کی لیب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں  
اوستوں کے درمیان استاد کے احترام کے متعلق گفتگو ہو رہی  
تھی۔

احمد: اسلام علیکم اگلا حال ہے۔  
علی: وعلیکم السلام امین ٹھیک ہوں۔  
احمد: علی! کیا آپ کو معلوم ہے کہ آج "اساتذہ گادن" ہے لیکن معاشرے میں  
علی: جی ہاں مجھے معلوم ہے اور آپ بالکل درست ہو۔  
احمد: استاد ہمیں پڑھانے کے ساتھ ساتھ صحابی تربیت کرنے کا کام بھی کرتے ہیں  
علی: سچی بات لیکن آج کل کے معاشرے میں استاد کا احترام ہی ختم ہو گیا ہے۔  
احمد: اسلام میں بھی استاد کے احترام کا حکم ہے۔  
علی: وہ ہمیں صرف کتابوں تک محدود نہیں رکھتے بلکہ وہ ہمیں  
دنیا کے معاملات کے بارے میں بھی علم دیتے ہیں۔





Student Name: \_\_\_\_\_

احمد: لڑکوں کو لگتا ہے کہ مقررہ دنوں پر ہی استاد کا امتحان کیا جاتا ہے۔  
علی: ایسا ہی ہے وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہم تو ہر روز سے لے کر  
جو آئی تک استاد کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور وہ ہمارے والدین  
کی جگہ پر ہوتے ہیں۔  
احمد: میں دیا کرتا ہوں کہ اللہ ہمارے معاشرے پر کھیل رہے اور استاد احسن  
علی: آمین! چلو یار اب بہت زیادہ وقت ہو گیا ہے ظہری  
نماز کا وقت نکلی جا رہا ہے۔ اللہ حافظ۔  
احمد: اللہ حافظ۔

اختتام: دونوں دوست ظہری نماز پڑھنے کے بعد چلے جاتے ہیں۔

علم سے دل و دماغ روشن